ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۷۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ✻ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم — سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۲۵ ماہ وفا ۱۳۲۳ھ ش | ۴ شعبان ۱۳۶۳ھ | ۲۵ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۷۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج ڈلہوزی سے تشریف لائے۔ حضور کے ہمراہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ہیں۔ حضور کے متعلق آج کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کی حالت ابھی ویسی ہی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب میلہ کور کشیتر سے کل واپس تشریف لے آئے ہیں۔

آج مہاشہ صاحب گیانی صاحب اور مولوی محمد یار صاحب عارف کو جلسہ میں شمولیت کیلئے شاہدرہ بھیجا گیا۔

آج ایک بجے دوپہر مسجد اقصیٰ میں ایک اہم جلسہ زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ منعقد ہوا جسمیں بہت سے مقررین نے تقاریر فرمائیں۔ اور شیعہ صاحبان نے اپنے جلسہ میں جو اعتراضات کئے۔ ان کے مفصل و مدلل

روزنامہ الفضل قادیان — ۴ شعبان ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کی تشریح

فرمایا۔ ایک دن مولوی نور الحق صاحب نے سوال کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ جو الہام ہے کہ انا ارسلنٰہ شاھدًا ومبشرًا ونذیرًا کصیّبٍ من السماء فیہ ظلماتٌ ورعدٌ وبرق (تذکرہ ص۱۶۷) اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے بشیر پر چسپاں کیا ہے۔ مگر آپ نے یہ سارا الہام اپنی لدھیانہ والی تقریر میں دوسرے بشیر پر چسپاں کیا ہے۔ اس سوال کا جواب اس روز دے دیا گیا تھا۔ بلکہ مولوی ابو العطاء صاحب نے "سبز اشتہار" کا ایک حوالہ بھی بتایا تھا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف ظلمات والا حصہ بشیر اول پر چسپاں کیا ہے۔ رعد اور برق والا حصہ آپ نے بشیر ثانی پر چسپاں کیا ہے۔ مگر بعد میں ایک اور بات میرے ذہن میں آئی۔ اور وہ یہ کہ ظلمات والا حصہ اگر صرف پہلے بشیر کے متعلق تھا۔ تو پھر اس موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی تحریر میں ظلمت کا ذکر نہیں آنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ظلمت تو بشیر اول کی وفات کے ساتھ ختم ہو گئی۔ لیکن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین حوالے ایسے پائے جاتے ہیں جن میں اس آنے والے موعود کے متعلق اندھیرے کا ذکر آتا ہے۔ اور آپ نے دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالےٰ اس ظلمت اور اندھیرے کو دور فرمائے۔ چنانچہ آمین میں آپ فرماتے ہیں۔ ؎

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دُور ہر اندھیرا

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر ظلمات والا حصہ پہلے بشیر کے متعلق ہی تھا۔ تو پھر وہ اندھیرا کونسا ہے۔ جس کے دُور ہونے کی آپ دعا فرما رہے ہیں۔ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ باقی بیٹوں کے متعلق تو آپ نے یہ الفاظ استعمال نہیں فرمائے۔ لیکن میرے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ میرے ساتھ ظلمات کا بھی تعلق تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا الہام اسکی خبر دے چکا تھا۔ اسی طرح محمود کی آمین میں فرماتے ہیں:۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا ✝ جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا ✝ دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا

اب سوال یہ ہے۔ کہ وہ کونسی چیز ہے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ ع

کروں گا دُور اس ماہ سے اندھیرا

یہ درحقیقت اسی پیشگوئی کیطرف اشارہ تھا۔ کہ فیہ ظلماتٌ ورعدٌ وبرق۔ اگر یہ پیشگوئی حتمی طور پر پہلے بشیر کے متعلق ہی تھی۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی اور پیشگوئی ایسی ہونی چاہیئے جس میں ظلمت کا ذکر آتا ہو۔ اور اگر سوائے اس الہام کے اور کوئی الہام ایسا نہیں جسمیں ظلمت کا ذکر آتا ہو۔ تو یہ بات حل ہو گئی۔ کہ فیہ ظلماتٌ ورعدٌ وبرق والا الہام درحقیقت بشیر ثانی کے متعلق ہی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء صرف یہ تھا۔ کہ فیہ ظلماتٌ والی پیشگوئی پہلے بشیر کے ذریعہ پوری ہوئی اور رعدٌ و برقٌ والا حصہ دوسرے بشیر کے ذریعہ پورا ہوگا۔ تو پھر بھی ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی ذو وجہین تھی ایک دفعہ اس پیشگوئی نے بشیر اول کے ذریعہ پورا ہونا تھا۔ اور ایک دفعہ اس پیشگوئی نے بشیر ثانی کے ذریعہ پورا ہونا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ بشیر اول کے ساتھ رعد اور برق والا حصہ نہیں اور بشیر ثانی کے ساتھ نہ صرف ظلمات والا حصہ ہے بلکہ رعد اور برق والا حصہ بھی ہے۔

تیسری دفعہ پھر اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں دُہرایا ہے۔ اور گو مجھے اس حوالہ کے متعلق ابھی پورا انشراح نہیں۔ لیکن اگر اس پیشگوئی کو بھی مصلح موعود پر ہی چسپاں کیا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس میں فرماتے ہیں۔ "تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُسکے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کیوجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔"

ان الفاظ میں بھی وہی خبر دی گئی ہے جو فیہ ظلماتٌ میں دی گئی ہے۔ کہ بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے وہ قابل اعتراض ٹھہرے گا۔ اور کچھ لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوگا۔ جیسا کہ ظلمت ٹھوکر کا موجب ہوتی ہے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں مصلح موعود کی خبر دیتے ہیں۔ وہاں اندھیرے اور ظلمت کی بھی خبر دیتے ہیں۔ دو حوالے تو بالکل واضح ہیں اور اگر الوصیت کا حوالہ بھی شامل کر لیا جائے۔ تو تین حوالے بن جاتے ہیں۔ ان تین حوالوں کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کونسا الہام ہے جس میں یہ خبر پائی جاتی ہے۔ اس غرض کیلئے جب دیکھا جائے۔ تو سوائے اس الہام کے کہ فیہ ظلمات و رعد و برق اور کوئی الہام ایسا نہیں ملتا جس میں ظلمت کی خبر پائی جاتی ہو۔ پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کو بشیر اول پر چسپاں کیا ہے۔ تو بعد میں آپکی رائے ضرور بدل گئی ہے اور یا پھر آپ یہ سمجھتے تھے۔ کہ صرف ظلمات والا حصہ بشیر اول پر چسپاں ہوتا ہے اور ظلمات و رعد و برق تینوں ملکر جو حصہ بنتا ہے۔ وہ بشیر ثانی پر چسپاں ہوتا ہے کیونکہ خود مصلح موعود کی ظلمتوں میں سے ایک ظلمت بشیر اول کی وفات بھی ہے میں سمجھتا ہوں لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کہ بشیر اول کی ظلمت خود اس کے لحاظ سے نہیں تھی۔ بلکہ

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بشیر ثانی کی پیشگوئی کے لحاظ سے بشیر اول کی وفات ایک ظلمت تھی۔ اس طرح یہ حصہ درحقیقت بشیر ثانی پر ہی چسپاں ہوتا ہے۔ جنہوں نے اس ظلمت کو دیکھا اور اسکی وفات کی وجہ سے اس پیشگوئی کے متعلق جو ابتلا سا پیدا ہو گیا تھا۔ اس کو برداشت کیا۔ وہی احمدی رہے اور انہوں نے ہی مصلح موعود کو بعد میں مان لیا۔ اگر وہ ٹھوکر کھا جاتے تو اس انعام کے مستحق نہ رہتے۔ اور رعد و برق سے فائدہ نہ اٹھا سکتے۔

اندھیرا دور کرنے سے کیا مراد تھی

عرض کیا گیا کہ ؏

کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا

یا ؏

کر دُور ہر اندھیرا

میں جو اندھیرے کا لفظ آتا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے۔

حضور نے فرمایا۔ بیسیوں چیزیں مراد ہو سکتی ہیں۔ ایک مثلاً یہ بھی اندھیرا تھا۔ کہ خود مجھے ایک حجاب تھا۔ اور اس پیشگوئی کے متعلق یہ تشفی نہیں ہوتی تھی۔ کہ یہ میرے ہی متعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی وقت دعا کر دی۔ کہ الٰہی اس نے تو ضد کرنی ہے۔ اور کہنا ہے۔ کہ جب تک خدا مجھے خود نہ کہے میں دعوےٰ نہیں کروں گا۔ اس لئے تو اس پیشگوئی کو جو اس کے لئے ایک عقدہ کے طور پر ہوگی حل کر دے اور اس پر انکشاف کر دے۔ کہ تو ہی اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس اندھیرے کو دُور کر دیا۔ اور مجھے بتا دیا۔ کہ میں ہی اس پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اس کے علاوہ فیہ ظلماتٌ و رعدٌ و برقٌ میں میرے نزدیک ایک بڑی بات یہ بتائی گئی ہے۔ کہ اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا ویسا ہی معاملہ ہوگا جیسے ماموربن کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ ظلمات کا آنا اور رعد و برق کا پیدا ہونا ماموربن کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خلافت راشدہ کے قانون کے ماتحت جو خلفاء آتے ہیں ابتدا میں ان کی خلافت پر بحث ہو جائے تو ہو جائے بعد میں معاملہ سہولت کے ساتھ چل پڑتا ہے۔ مگر یہاں ظلمات اور رعد اور برق کی خبر دی گئی ہے۔ کیونکہ یہاں صرف خلافت کا معاملہ نہیں تھا۔ بلکہ عقائد کی درستی کا بھی معاملہ تھا۔ اور عقائد کی جنگ ایسی ہوتی ہے۔ جس میں ایک لمبے عرصہ تک کھینچا تانی اور رسہ کشی ہوتی رہتی ہے۔ خلافت کے سلسلہ میں تو جب ایک شخص خلیفہ بن جاتا ہے۔ پھر اس کے متعلق کوئی خاص بحث نہیں ہوتی۔ لوگ اسے خلیفہ تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ مگر فیہ ظلماتٌ و رعدٌ و برقٌ کا الہام بتا رہا تھا۔ کہ اس کے ساتھ ماموربن والا معاملہ ہوگا۔ قدم قدم پر اس کا مقابلہ ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ اس کی نصرت اور تائید میں اپنے غیر معمولی نشانات دکھائیگا۔ چنانچہ جماعتی نظام میں گڑبڑ اور خلل واقعہ ہونا یا عقائد میں لوگوں کا ٹھوکریں کھانا یہ بھی ایک ظلمت تھی۔ جو وارد ہوئی۔ پھر مستریوں کا فتنہ اٹھا یہ بھی ایک ظلمت تھی۔ مصری فتنہ اٹھا۔ یہ بھی ایک ظلمت تھی۔ غیر مبائعین کہا کرتے ہیں۔ کہ اور کسی پر لوگ کیوں اعتراض نہیں کرتے۔ انہی پر کیوں کرتے ہیں ہم انہیں یہی جواب دیا کرتے ہیں۔ کہ اور کسی کے متعلق کوئی ایسی پیشگوئی نہیں تھی۔ کہ فیہ ظلمات و رعد و برق جب کسی کے متعلق یہ پیشگوئی ہی نہیں تھی کہ اس کے اردگرد اندھیرا آئے گا۔ تو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا کرنا تھا۔ اعتراض تو اسی پر ہونے تھے۔ جس کے متعلق یہ پیشگوئی ہو چکی تھی۔ کہ جب وہ آئے گا۔ تو ظلمات اس کے ساتھ آئینگی اور رعد اور برق کا بھی اس کے ذریعہ ظہور ہوگا۔ چنانچہ اندھیرے آئے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کے مطابق کہ ؏

کر دور ہر اندھیرا

اللہ تعالےٰ نے کچھ لوگوں کو اندھیرا پیدا کرنے والا بنا دیا۔ اور کچھ لوگوں کو اندھیرا دور کرنے والوں میں شامل فرما دیا۔ گویا اللہ تعالےٰ نے جماعت کے دو حصوں کو اس پیشگوئی کے الگ الگ ٹکڑوں کو پورا کرنے والا بنا دیا۔ پورا الہام یہ ہے

انا ارسلناہ شاھداً و مبشراً و نذیراً کصیب من السماء فیہ ظلمات و رعد و برق کل شیءٍ تحت قدمیہ۔

اس الہام میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ اندھیرا پیدا کرنے والے بھی انسان ہی ہونگے اور اندھیرا دور کرنے والے بھی انسان ہی ہوں گے۔ چنانچہ مبشراً کے الفاظ میں بتا دیا کہ کچھ لوگوں کو خدا تعالےٰ اس بات کی توفیق دے دیگا۔ کہ وہ اس کی اعانت میں کھڑے ہوں۔ اور اس پر جو اعتراض ہوں۔ ان کو دُور کریں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے۔ جو اس پر اعتراض کریں گے۔ گویا ایک جماعت کے لئے وہ نذیر ہوگا۔ اور ایک جماعت کے لئے مبشر ہوگا۔ پھر یہ بھی ایک اندھیرا تھا۔ جو فتنہ احرار کی صورت میں ظاہر ہوا۔ میری خلافت میں یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ گورنمنٹ ہمارے سلسلہ کے مقابلہ میں ڈٹ کر آئی۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر دفعہ گورنمنٹ نے یہ تسلیم کیا۔ کہ وہ ہاری اور ہم جیتے پس جو لوگ اس وقت ہمارے مقابلہ میں کھڑے ہوئے۔ ان کے لئے ہم نذیر بن گئے۔ اور وہ مخلص جو سلسلہ کی مدد کے لئے کھڑے ہو گئے تھے۔ جنہوں نے ایسے موقعوں پر تعاون کا کام لیا۔ اور دشمنوں کی اندرونی اور بیرونی سازشوں کا کامیاب مقابلہ کیا وہ بشارت کے مستحق ہو گئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہوئے۔

عرض کی گئی کہ حضور کا شعر ہے ؎

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا
میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

اس میں بھی ظلمتوں کے دور ہونے کا حضور نے ذکر فرمایا تھا۔

فرمایا یہ تو میں نے ایک طبعی نتیجہ نکالا تھا۔ کہ چونکہ میں نور کے پرستاروں میں سے ہوں۔ اس لئے ظلمتیں رہ نہیں سکتیں۔ ایک طرف نورانی چہرے کا لفظ تھا۔ اس لئے تلازمہ کے طور پر ظلمتوں کے دور ہونے کا ذکر کر دیا گیا ورنہ اس وقت میرا یہ خیال نہ تھا۔ کہ یہ پیشگوئی مجھ پر چسپاں ہوتی ہے:

ایک ہی رنگ کی دو خوابیں

فرمایا آج ایک اور عجیب بات معلوم ہوئی۔ ہر مومن کی رویا ایسی نہیں ہوتی۔ کہ وہ اپنے اندر غیر معمولی رنگ رکھتی ہو۔ لیکن بعض دفعہ دو یا تین خوابیں مل کر پیشگوئی کی طرح اہمیت اختیار کر لیتی ہیں۔ آج مجھے دو رویا ملی ہیں۔ جن میں سے ایک تو قادیان کی ایک لڑکی کی ہے۔ اور ایک رویا باہر سے ایک مرد نے لکھ کر بھجوائی ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ دونوں کا مضمون ایک ہے۔ قادیان سے جس لڑکی کی طرف سے خواب پہنچی ہے۔ وہ صوفی عطا محمد صاحب جالندھری کی لڑکی بشرےٰ صادقہ ہے۔ وہ لکھتی ہے۔

”میں نے یہ خواب ہفتہ کی رات کو دیکھا۔ کہ میں حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے صحن میں کھڑی ہوں۔ اتنے میں حضور اماں جان کے صحن میں تشریف لے آئے ہیں۔ آپ مجھ سے فرماتے ہیں جاؤ صدیقہ اور ناصرہ بیگم کو بلا لاؤ۔ میں حضرت آپا جان کے کمرہ کی طرف گئی ہوں۔ وہ میرے ساتھ ہی آگئی ہیں۔ حضرت آپا جان نے فرمایا۔ کہ حضور کہاں ہیں۔ میں حضرت آپا جان کے صحن میں کھڑی بتا رہی ہوں۔ وہ سامنے کھڑے ہیں۔ اتنے میں جب میں نے اور حضرت آپا جان نے آپ کی طرف نظر اٹھائی۔ دیکھتی ہوں۔ کہ آپ نے ایسی خوبصورت عینک لگائی ہوئی ہے۔ جس کی شعاعوں سے ایسی خوبصورت روشنی اٹھ رہی ہے۔ کہ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھی۔ میں وہیں کھڑی ہو کر حضرت آپا جان سے کہتی ہوں۔ کہ یہ عینک حضور نے کب سے لگائی۔

حضرت آپا جان نے فرمایا۔ تمہیں نہیں پتہ یہ عینک حضور کو خدا تعالےٰ نے دی ہے اس عینک کے ذریعہ حضور سب دنیا کو بڑی آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ بس پھر میری آنکھ کھل گئی۔ تو فجر کا وقت تھا"

دوسرا خط مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر کا سری نگر سے آیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ گیارہ سال پہلے جب خاکسار نے رویاء میں دیکھا۔ کہ حضور قید خانہ میں تشریف لاتے ہیں۔ آپ کے دست مبارک میں ایک عینک ہے۔ جو حضور نے خود بنائی ہے حضور علانیہ اُس کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ کہ اس عینک کے لگانے سے زمین کے مخفی خزانے نظر آتے ہیں۔ اور مکرر فرماتے ہیں۔ "دس ازمائی عینک"۔ یہ ہے میری عینک اور یہ بھی فرماتے ہیں۔ جو شخص مشاہدہ کرنا چاہے۔ یہ عینک لگا کر دیکھ لے"۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ ایک خط قادیان سے آیا ہے۔ اور دوسرا کشمیر سے چلا ہے۔ دونوں میں خوابیں درج ہیں۔ ایک خواب تو پرانی ہے مگر انہوں نے لکھی اس دفعہ ہی ہے۔ اور دوسری خواب بالکل تازہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت یہ دونوں خوابیں ایک دن اور ایک ہی تاریخ میں پہنچی ہیں۔ پھر عجیب بات یہ ہے۔ کہ وہ بھی لکھتی ہے۔ کہ میں نے دیکھا۔ آپ نے عینک لگائی ہوئی ہے۔ اور مولوی عبدالواحد صاحب بھی لکھتے ہیں۔ کہ آپ کے ہاتھ میں ایک عینک ہے۔ وہ بھی لکھتی ہے۔ کہ اس عینک کے ذریعہ حضور سب دنیا کو بڑی آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ اور وہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ اس عینک کے لگانے سے زمین کے مخفی خزانے نظر آتے ہیں۔ دو مختلف مقامات پر ایک جیسی خواب کا آنا اور پھر اُن دونوں کا اکٹھے ایک دن پہنچنا بتاتا ہے۔ کہ ایسا الٰہی تصرف کے ماتحت ہوا ہے۔ اور اُسی کی طرف سے یہ خوابیں ہیں۔

یا امیر المومنین عمر ابن عبداللہ سے مراد

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ نے اپنا ایک رویاء سنایا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی آئے ہیں۔ اور وہ حضور کے دروازہ پر دستک دیتے ہیں مگر بجائے کوئی اور الفاظ کہنے کے وہ یا امیر المومنین عمر ابن عبد اللہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ وہ عمر ابن الخطاب کیوں نہیں کہتے۔

حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک نام عبد اللہ بھی آتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وانّہٗ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبداً (الجن) اور صوفیاء لکھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جس قدر مدارج بیان ہوتے ہیں۔ ان سب میں سے بڑا مقام عبد اللہ ہونے کا ہی ہے۔ پس عمر ابن عبد اللہ کے دوسرے معنے ہیں۔ عمر ابن رسول اللہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی الہام ہے۔ انی معک یا ابن رسول اللہ۔ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں۔ جمع کرو علیٰ دینٍ واحدٍ۔ (تذکرہ صفحہ ۵۲۷)

انبیاء پر سلام بھیجنے کا مطلب

عرض کیا گیا۔ کہ قرآن کریم میں مختلف مقامات پر سلامٌ علیٰ ابراھیم یا سلامٌ علیٰ نوح وغیرہ آیات آتی ہیں۔ جن میں انبیاء پر سلام بھیجا گیا ہے۔ ان آیات کا کیا مطلب ہے۔ یعنی اُن کے لئے سلامتی کی خاص طور پر کیوں دعا کی جاتی ہے؟

حضور نے فرمایا۔ ایک سلامتی تو اُن کو حاصل ہے ہی۔ کہ وہ فوت ہو کر اللہ تعالیٰ کے سایۂ رحمت میں چلے گئے۔ لیکن ایک اور بات ایسی ہے جس کے لحاظ سے انبیاء کے لئے اُن کے مرنے کے بعد ہمیشہ سلامتی کی دعا کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ دنیا میں لوگ جو جائداد چھوڑتے ہیں۔ وہ اگر نااہل ہاتھوں میں چلی جائے۔ تب بھی اس کا اثر بہت دور تک نہیں جاتا۔ فرض کرو۔ ایک شخص بہت بڑی جائداد چھوڑ کر مرتا ہے۔ اور اس کا بیٹا اُسے بدکاری میں برباد کر دیتا ہے۔ تو چھ مہینے یا سال یا حد دس بیس سال تک اسکی تمام جائداد ختم ہو جائے گی۔ لیکن انبیاء جو جائداد چھوڑتے ہیں۔ اُسے بسا اوقات لوگ اپنی گمراہی کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ انہوں نے تو جائداد اس لئے چھوڑی ہوتی ہے۔ کہ لوگ اس سے روشنی اور نور حاصل کریں۔ مگر وہ روشنی اور نور حاصل کرنے کی بجائے خود بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دُور کی باتیں جانے دو مسلمانوں کی تباہی کا ایک بہت بڑا سبب یہی ہوا۔ کہ لوگوں نے اپنے پاس سے حدیثیں بنا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیں۔ اور جب لوگوں نے ان حدیثوں کو پڑھا تو وہ گمراہ ہو گئے۔ یا شیعہ ہیں۔ ان کا تمام فتنہ انہی باتوں کی وجہ سے ہے۔ کہ قال جعفرؓ قال ابو موسیٰ قال زین العابدین قال حسین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حالانکہ وہ بات نہ جعفر نے کہی ہوتی ہے نہ ابو موسیٰ نے نہ زین العابدین نے نہ حسین نے نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ جتنے بیہودہ اور لغو عقائد اسلام میں پھیلے ہیں۔ ان کی ابتداء کا اگر سراغ لگایا جائے۔ تو یہی معلوم ہوگا۔ کہ قال حسن قال علی قال جعفر وغیرہ الفاظ نے غلط عقائد مسلمانوں میں رائج کر دئے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں بنی اسرائیل جب بھی کوئی فتنہ کی بات کریں گے۔ وہ اسے منسوب کریں گے یوشعؑ کی طرف۔ وہ اسے منسوب کریں گے موسیٰؑ کیطرف۔ وہ اسے منسوب کریں گے داؤد کی طرف۔ وہ اسے منسوب کریں گے سلیمان کی طرف۔ اس سے لوگ بہت متأثر ہوتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جب انبیاء نے اس طرح کیا تو ہم کیوں نہ کریں۔ پس انبیاء جہاں ہدایت پھیلانے کا ذریعہ ہوتے ہیں وہاں شیطانی لوگ ان کو ایک قسم کی گمراہی اور شیطنت پھیلانے کا بھی ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں انبیاء پر سلام کا ذکر کیا۔ تاکہ ہم جب بھی قرآن شریف پڑھیں تمام انبیاء کے لئے سلامتی کی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان فتنہ گروں کو تباہ کرے۔ جو اُن کا نام لے لے کر دنیا میں گمراہی پھیلاتے ہیں۔ یہ دعا ہے جس کے انبیاء حق دار ہیں۔ اور اُن کی اُمتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اُن کے لئے دعا کرتے رہیں۔ تاکہ لوگ شرّ نہ پھیلا سکیں۔ اور ان کی کوششیں اکارت نہ چلی جائیں۔ حدیثوں میں آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جب مرض الموت سے بیمار ہوئے۔ تو اپنی آخری گھڑیوں میں آپ اضطراب کے ساتھ کروٹیں بدلتے اور بار بار فرماتے۔ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ جب نبیوں کی قبروں کو لوگ سجدہ گاہ بنا لیں گے۔ تو یہ لازمی بات ہے۔ کہ ان میں توحید نہیں رہے گی۔ اور شرک روز بروز بڑھتا جائے گا۔ پہلے اگر چند لوگ شرک میں گرفتار ہوں گے۔ تو رفتہ رفتہ ان کو دیکھکر اور ہزاروں لوگ شرک میں مبتلا ہو جائیں گے۔ پس انبیاء پر سلام اسی حکمت کی وجہ سے آیا ہے۔ کہ وہ فتنہ گر تباہ ہوں۔ جو ان کی روحانی جائدادوں کو برباد کرنے والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ قرآن کریم میں سلامٌ علیٰ ابراھیم کہا گیا تھا مگر اسی لئے کہ ابراہیم کی ایک نسل نے بُت پرستی شروع کر دی تھی۔ یہاں تک کہ بیت اللہ میں اُس نے تین سو ساٹھ بُت لا کر جمع کر دئے اور دینِ ابراہیمؑ کو اُس نے دین شرک بنا کر رکھ دیا یہ چیز ہے جس کے ازالہ کے لئے قرآن کریم میں انبیاء کے ساتھ سلام کا ذکر آتا ہے۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی صحت کے لئے دعا

کل شملہ سے اطلاع آئی ہے۔ کہ حضرت نواب صاحب کو پھر تکلیف بڑھ گئی ہے۔ آپکی بیماری ایسی ہے کہ اس میں دورے ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک دو دن کا آرام بیماری کی تخفیف پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ نو ماہ سے آپ بیمار چلے آتے ہیں۔ اب کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے احباب جماعت التزام کے ساتھ حضرت ممدوح کے لئے دعا کرتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے والوں میں سے چند صور ہیں باقی رہ گئی ہیں۔ جن کا مبارک وجود ہمارے لئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مصلح موعود

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور تحریرات متعلقہ مصلح موعود سے یہ صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود ہیں۔ مثلاً حضرت اقدس سبز اشتہار کے حاشیہ صک میں فرماتے ہیں۔

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے۔ اور احمق اس کی بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے۔"

پھر اس اشتہار کے حاشیہ صلا پر فرماتے ہیں:-

"پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا۔"

اور اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار تکمیل تبلیغ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ولادت پر آپ کا نام بشیر الدین محمود رکھا۔ اور آپ کے علاوہ کسی اور لڑکے کا نام آپ نے یہ نہیں رکھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مصلح موعود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ہی تھے۔ لیکن باوجود ان تصریحات کے آپ نے اس وقت تک اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان نہیں فرمایا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اس امر کا انکشاف نہیں فرما دیا۔ کہ مصلح موعود والی پیشگوئی کے مصداق آپ ہی ہیں۔

وانا المسیح الموعود مثیلہٗ وخلیفتہٗ

رؤیا میں حضور کی زبان مبارک پر اس فقرہ کا جاری ہونا۔ کہ وانا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہے۔ اس فقرہ کے شروع میں جو واؤ حرف عاطفہ ہے۔ وہ اس امر کی دلیل ہے۔ کہ اس فقرہ کا پہلے فقرہ سے تعلق ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے بطور حکایت آپکی زبان پر جاری ہوا۔ اور اس حقیقت کے اظہار کے لئے ہے۔ کہ آپ کا مسیح موعود ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے ضمن میں ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اصل اور حقیقی مسیح موعود ہیں۔ اور ان کے مسیح موعود ہونے کی وجہ سے آپ مسیح موعود ہیں۔ اور مثیلہٗ وخلیفتہٗ کے الفاظ اس کی تشریح کر رہے ہیں۔ تا یہ نہ خیال کیا جائے۔ کہ آپ مستقل طور پر مسیح موعود ہیں۔ بلکہ مسیح موعودؑ کے مثیل اور خلیفہ ہو کر آپ مسیح موعود ہیں۔ اور یہی امر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں قدرے تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ حضرت اقدسؑ مسلم کی حدیث کی جس میں مسیح موعود کے دمشق میں منارہ کے مشرقی جانب نزول کا ذکر ہے۔ تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ممکن ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایک ایسے کامل متبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے۔ جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو۔ اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے۔ کہ گویا ہم نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔ بالخصوص جب بعض متبعین فنافی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی روپ لے لیں۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل انہیں وہ مرتبہ ظلی طور پر بخشدیوے جو ہمیں بخشا۔ تو اس صورت میں بلاشبہ ان کا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے۔ کیونکہ جو ہمارے راہ پر چلتا ہے۔ وہ ہم سے جدا نہیں۔ اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہو کر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں داخل ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے راہ پر چلتا ہے۔ اسلئے وہ جزو اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔ کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔ پس اگر ظلی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو۔ تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے۔ مگر اسمیں ایک ہو کر سب موعود ہی ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ اور ایک ہی مقصد موعود کی روحانی یگانگت کی راہ سے متمم و مکمل ہیں۔ اور ان کو ان کے پھلوں سے شناخت کرو گے۔ . . . اس مسیح کو بھی یاد رکھو۔ جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہو۔ جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا گیا ہے۔"

پس فقرہ وانا المسیح الموعود مثیلہٗ وخلیفتہٗ میں حرف واؤ اس امر کی یقینی علامت ہے۔ کہ اس فقرہ کا مفہوم وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا عبارت کا ہے۔ اور اس عبارت میں اس طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ بعض اور اشخاص بھی ہوں گے۔ جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی شاخ قرار دینگے اور روحانی یگانگت کا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے مقصد کو پورا کرنے والے سمجھیں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ دھوکا نہ کھانا۔ بلکہ ان پھلوں سے انہیں شناخت کرنا۔ اور دیکھنا کہ ان کی کوششوں سے کس قسم کے پھل پیدا ہوئے۔ نیز مصلح موعود والی پیشگوئی میں مصلح موعود کو مسیحی نفس قرار دیا گیا ہے۔

مسیح موعودؑ و مصلح موعود میں ایک مشابہت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین مصلح موعود کے درمیان علاوہ دوسری مشابہتوں کے ایک یہ مشابہت بھی پائی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے باعلام الٰہی اپنے مصلح موعود ہونیکا اعلان اسوقت فرمایا۔ جبکہ آپ کی عمر پچپن سال کی ہے۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ اسوقت آپ کی عمر بھی پچپن سال ہی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سال شمسی کے لحاظ سے ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۸۹۰ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ یعنی پچپن سال کی عمر میں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سال شمسی کی رُو سے ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۹۴۴ء میں مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ یعنی پچپن سال کی عمر میں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ثابت کر دیا۔ کہ مسیح موعود اور مصلح موعود میں ایک ایسی شدید مشابہت ہے۔ کہ گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اور استعداد کمالات روحانیہ کے لحاظ سے گویا ایک ہی مقام پر ہیں۔ جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

انا اعطینٰک الکوثر

کوثر کے ایک معنے الرجل الکثیر العطاء ہیں۔ یعنی وہ شخص جو کثیر العطاء اور نہایت درجہ فیض رساں ہو۔ ان معنی کے لحاظ سے سورہ کوثر میں یہ پیشگوئی مضمر تھی۔ کہ جب دنیا خیال کرنے لگے گی۔ کہ وہ پودا جسے خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لگایا تھا خشک ہو جائیگا اور کاٹا جائیگا۔ اور دنیا کی تمام طاغوتی طاقتیں اس کی تباہی کے لئے اٹھ کھڑی ہوں گی۔ اور روحانیت سوز آگ کے شعلے ہر طرف سے بلند ہوں گے۔ اور مدعیان اسلام کی خود اپنی حالت ایسی ہو جائے گی۔ جیسی کہ سورہ کوثر سے پہلی سورۃ الماعون میں بیان ہوئی ہے یعنی وہ ہر نیکی اور خیر سے محروم ہوں گے۔ اور نمازوں سے غافل و بے پرواہ۔ اور ان کے نیکی کے کام بھی ریاء سے خالی نہ ہونگے۔ اور دشمن یہ خیال کرنے لگیگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ روحانی لحاظ سے بھی بے اولاد ثابت ہونگے۔ تب اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی فرزند کو ظاہر کریگا۔ جس کا نام احادیث میں مسیح اور مہدی رکھا گیا ہے۔ وہ آخری زمانہ میں جبکہ جاہلیت و دہریت کی آگ ہر طرف سے اپنا دامن پھیلا رہی ہوگی۔ ایک نہایت ٹھنڈے شیریں چشمہ کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اُسے اتنے معارف و حقائق عطا فرمائے گا۔ کہ وہ ان کی کثرت کی وجہ سے کوثر کہلائیگا۔ جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ایں آتشے کہ دامنِ آخر زماں بسوخت
از بہر چارہ اش بخدا نہر کوثرم

مصلح موعود بھی کوثر ہے

اللہ تعالیٰ نے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوثر دینے کا وعدہ کیا۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سورہ کوثر دوبارہ نازل فرما کر آپ کو کوثر عطا کئے جانے کا بھی وعدہ فرمایا یعنی آپ کی اولاد میں سے بھی ایک شخص کوثر

ہوگا۔ جسے اللہ تعالیٰ کثرت سے علوم قرآنیہ اور معارف و حقائق روحانیہ عطاء فرمائے گا۔ اور ایسے وقت میں جبکہ اکابر سلسلہ جماعت سے علیٰحدہ ہو جائیں گے اور مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی اشاعت کو اسلام کے لئے خطرناک قرار دیا جائیگا۔ اور دشمن خیال کرنے لگیگا کہ اب یہ جماعت تباہ ہو جائے گی۔ اور حضرت مسیح موعود روحانی لحاظ سے نعوذ باللہ بے اولاد ہو جائینگے اللہ تعالیٰ اس کوثر کو ظاہر کریگا۔ جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں مصلح موعود رکھا گیا ہے۔ اسکے ذریعہ قرآن مجید کے ان حقائق و معارف کی اشاعت ہوگی۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو عطا فرمائے وہ ان کی اشاعت کے لئے ایسا انتظام کریگا کہ دنیا کی کوئی قوم ان سے محروم نہ رہیگی۔ اور ہر ملک میں ان کی اشاعت کی جائیگی۔

کوثر سے مراد مفسرین نے اولاد بھی کی ہے اس لئے کہ اس سورت میں کفار کے اس الزام کا جواب دیا گیا ہے۔ جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بے اولاد رہنے کا لگایا تھا۔ اس تفسیر کی رُو سے گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ وعدہ دیا کہ جس شخص کے ذریعہ اس کے مقاصد کی تکمیل ہوگی۔ وہ کوثر بہت سی خیر و خوبیوں کا مالک اور کمالات روحانیہ کا حامل آپ کی روحانی اولاد میں سے ہونے کے علاوہ ظاہری لحاظ سے بھی وہ آپ کی ذریت طیبہ سے ہوگا۔

مصلح موعود اور اسکے مخالف بھائیوں کا انجام

مصلح موعود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں یوسف بھی قرار دیا گیا ہے۔ اور جو بھائی مصلح موعود کی مخالفت کرنیوالے تھے۔ ان کے انجام کی بھی انہیں خبر دی گئی ہے۔ یہاں میں تذکرہ صفحہ ۶۶۲ و ۶۶۳ سے چند الہامات ذکر کرتا ہوں۔

۱۷ ر اپریل ۱۹۰۷ء کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آئندہ رونما ہونے والے اختلاف کا علم دیا:۔

"خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔ یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے۔" یعنی جماعت دو گروہوں میں منقسم ہو جائے گی۔ مگر آخرکار دنیا پر ظاہر ہو جائیگا۔ کہ تائید ایزدی انہیں سے ایک کے ساتھ ہے۔ اور دوسرے گروہ کی ناکامی بھی دنیا پر آشکارا ہو جائیگی۔ مگر یہ سزا انہیں اس پھوٹ کے نتیجہ میں ملیگی۔ جس کے وہ خود باعث ہوئے۔

پھر ۲۰ ر اپریل کو آپ نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ بشیر احمدؓ کھڑا ہے۔ وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے۔ کہ "زلزلہ اس طرف چلا گیا"۔ یعنی اس اختلاف کے بعد ۱۹۳۴ء تک یعنی زلزلہ بہار کے ظہور تک ایک رنگ کا دور ہوگا۔ اور دونوں فریق اپنی اپنی جگہ کوشش کرتے رہینگے۔ لیکن زلزلہ بہار کے بعد ایک نیا دور شروع ہوگا۔ چنانچہ اس کے بعد ۲۱ ر اپریل کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون۔ کہ اب میں اپنے بڑے بڑے نشان دکھاؤنگا۔ پس تم جلدی مت کرو۔ چنانچہ ۱۹۳۴ء سے تحریک جدید کا آغاز ہوتا ہے۔ اور ایک نئے دور کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کئی قسم کے نشانات دکھاتا ہے۔ پھر اس نئے دور کے آغاز کے بعد اللہ تعالیٰ دو گھروں کے متعلق یہ خبر دیتا ہے کہ "یہ دو گھر ہی مر گئے"۔ اس میں خالص دو گھروں کی طرف اشارہ ہے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ اس سے مراد وہ دو گھر ہوں جنکے متعلق سر پرستوں نے زلزلہ بہار کے بعد ۱۹۳۷ء میں فتنہ برپا کیا۔

پھر ۲۳ ر اپریل کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔ "أصلح بيني و بين اخوتي"۔ جسکے یہ معنے ہیں۔ کہ اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔ یہ الہامی دعا ہے۔ جس کے متعلق ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا۔ اور مدتوں سے بچھڑے ہوئے ہمارے بھائی آخرکار ہم سے آملیں گے۔ جیساکہ دوسرے الہامات سے ظاہر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ مذکورہ بالا الہام تتمہ ہے مندرجہ ذیل الہامات کا۔ خرّوا على الأذقان سجدا۔ ربنا اغفر لنا انا كنا خاطئين۔ تالله لقد آثرك الله علينا وان كنا لخاطئين۔ لا تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم وهو ارحم الراحمين۔ یعنی وہ خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گرینگے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے الہامات اور پیشگوئیوں کے پورا ہونے کو دیکھ کر وہ خدا کے حضور سجدہ بجا لائیں گے اور اپنے قصور کی جو ان سے یوسف مصلح موعود کے انکار کرنے کی وجہ سے ہوا۔ خدا سے مغفرت چاہینگے۔ اور اپنی غلطی کا اعتراف کرینگے اور وہ اپنے بھائی یوسف مصلح موعود سے کہیں گے۔ کہ بخدا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی۔ یقیناً ہم ہی غلطی پر تھے۔ تب اس یوسف کی طرف سے یہ جواب دیا جائے گا۔ کہ آج تم پر کوئی سرزنش یا ملامت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بخشدے گا۔ کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہے۔ ان الہامات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آخرکار ہمارے وہ بھائی جو اپنے بھائی یوسف کو خلافت کا نااہل خیال کرکے مرکز سے جدا ہو گئے تھے۔ وہ اس کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد جبکہ اسکے اصل مقام میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ آہستہ آہستہ کینہ و تعصب سے پاک ہو کر اور غلط خودداری سے آزاد ہو کر خدا کی پاک جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

اِمتحان کی تاریخ میں تبدیلی

گذشتہ پرچہ میں خواتین کے کشتی نوح کے امتحان کی تاریخ ۲۸ ر جولائی مقرر کئے جانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ مگر چونکہ گرلز سکول کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ اور چونکہ طالبات نے بھی کشتی نوح کے امتحان میں شریک ہونا ہے۔ اسلئے یہ امتحان ۲۸ ر جولائی کے بجائے ۲ ر اگست کو منعقد ہوگا۔ خواتین مطلع رہیں۔ (خاکسار عزیزہ [illegible] سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

لنڈن ۲۳۔ جولائی۔ برلین۔ کیل ہیمبرگ اور بعض اور بڑے بڑے جرمن شہروں میں عام بغاوت شروع ہے۔ اگرچہ برلین ریڈیو نے اس کا انکار کیا ہے۔ ایک جرمن مبصر نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہٹلر اور ہائی کمانڈ کے خاتمہ کی سازش بہت قبل کی گئی تھی۔ جرمنوں کو غیر ملکی براڈکاسٹ سننے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ نازی ازم کے خلاف تحریک کے لیڈر خوب سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ مگر سٹاک ہالم کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ ان کی کامیابی کی بہت کم امید ہے۔ کیونکہ ان کے پاس گولہ بارود کا ذخیرہ ختم ہونے والا ہے۔ ہٹلر پر حملہ کے بعد رومیل نے بھی نارمنڈی کے محاذ پر فوجی کمانڈ میں بعض تبدیلیاں کی ہیں۔ اتحادی سپریم کمانڈ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ رومیل کی فوجوں پر ان واقعات کا ایسا ہی اثر پڑا ہے جتنا ایک بڑی شکست کا پڑتا۔

لنڈن ۲۳۔ جولائی۔ کہا جاتا کہ ہٹلر پر حملہ کرنے والوں میں بعض بڑے بڑے فوجی افسر ہیں۔ بم پھینکنے والا کرنل فان سٹافن برگ ہے۔ بم ہٹلر سے دو میٹر کے فاصلہ پر پھٹا۔ حملہ آور کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ ہٹلر نے اس واقعہ کے بعد جو تقریر کی اس میں کہا کہ کئی باغیوں نے خودکشی کر لی ہے۔ اور کہ خدا نے مجھے بچا کر ثابت کر دیا ہے کہ میں جس راہ میں چل رہا ہوں وہ صحیح ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ باغی جرنیلوں نے نئی گورنمنٹ بھی قائم کر لی ہے۔ اور اس کے نام پر احکام جاری کرتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ نئی گورنمنٹ نے اپنا خفیہ ریڈیو سٹیشن بھی جاری کر لیا ہے۔ جہاں سے وہ نازیوں کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ مخالف پارٹی نے حملہ کے بعد ہٹلر کی ہلاکت کا بھی اعلان کر دیا تھا۔

الجیرس ۲۳۔ جولائی۔ اتحادی کنٹرول کمیشن نے اٹلی کے پانچ صوبے اطالوی گورنمنٹ کے حوالے کر دیئے ہیں۔ مزید تین صوبے جن میں روم بھی ہے ۱۵۔ اگست تک کر دیئے جائیں گے۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ اس وقت نارمنڈی میں اتحادیوں کی چالیس ڈویژن فوج لڑ رہی ہے اور ان کا ساحلی مورچہ زیادہ سے زیادہ اٹھارہ میل چوڑا ہے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۳۔ جولائی۔ کل نئی جاپانی وزارت کا پہلا اجلاس ہوا۔ جنرل کائیسو وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس کی حکومت سول اور فوجی حکام میں زیادہ سے زیادہ میل جول قائم رکھنے کی کوشش کرے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی ایشیا کے لئے نئی وزارت میں کوئی علیحدہ وزیر مقرر نہیں کیا گیا۔ جرمن نیوز ایجنسی کو ٹوکیو سے اطلاع ملی ہے کہ جاپانی وزارت میں انجمن سائپان پر امریکن فوج کے قبضہ کا نتیجہ ہے۔ جزیرہ گوام میں بھی امریکن فوج اتر چکی ہے۔ اور بڑی تیزی سے اندر کی طرف بڑھ رہی ہے جاپانی سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک جھڑپ میں تین سو جاپانی مارے گئے۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ بی۔ بی۔ سی کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ ہٹلر کے مخالف لیڈر جرمنی میں موجود ہیں۔ ان میں مارشل کیٹل۔ مارشل براشیش اور بیک وغیرہ شامل ہیں۔ مخالفین نے برلین کے سرکاری ہیڈ کوارٹر پر بھی قبضہ کرنا چاہا۔ اس وقت برلین میں محاصرہ کی سی کیفیت ہے۔ گسٹاپو مشین گنوں سے مسلح ہو کر پہرہ دے رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حملہ اوسلمبرگ میں ہوا۔ جہاں ہٹلر ہر سہ پہر کو اپنی کانفرنس منعقد کرتا ہے۔ وہ دو منٹ لیٹ پہنچا۔ ورنہ اس کی ہلاکت یقینی تھی۔ وہ ابھی دروازے میں ہی کھڑا تھا کہ بم چھوٹ گیا۔ جرمن پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ یہ ایک وزنی سرنگ تھی۔ جو انگلستان میں روس کے ایک یہودی کے آرڈر پر تیار ہوئی تھی۔

میڈرڈ ۲۳۔ جولائی۔ یہاں اس قسم کی خبریں آ رہی ہیں کہ جنوبی جرمنی اور پرشیا میں فوجوں نے بغاوت کر دی ہے۔ اور عام خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے۔ میونخ کے خفیہ ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہم نازی گورنمنٹ کو ختم کر کے رہیں گے۔ نازیوں کے خلاف ہزاروں سٹافن برگ صف آرا ہیں۔ ہٹلر کے خلاف جنگ شدت سے جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سارے جرمنی میں مارشل لاء نافذ کرنے کی تجویز ہے۔

سٹاک ہالم ۲۳۔ جولائی۔ جرمنی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ نازی گورنمنٹ نے سینکڑوں مخالف افسروں کو گرفتار کر لیا اور گولی سے اڑا دیا ہے۔

روم ۲۳۔ جولائی۔ ایک خبر مسدقہ خبر مظہر ہے کہ پوپ نے ہٹلر کے قاتلانہ حملہ سے بچ نکلنے پر اسے مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

لنڈن ۲۳۔ جولائی۔ جرمنی کے خفیہ ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی کی نئی گورنمنٹ نے بعض علاقوں پر اقتدار حاصل کر لیا ہے۔ جہاں تمام نازی افسر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ہٹلر اور اس کے ساتھی جرمنی سے بھاگنے والے ہیں۔ چار بڑے بڑے طیارے جن میں چھ ہزار میل تک کی پرواز کے لئے کافی پٹرول بھرا ہوا ہے۔ انہیں کسی بھی وقت لے اڑنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ وہ شاید جاپان یا جنوبی امریکہ کی کسی ریاست میں جا پہنچیں گے۔

نیویارک ۲۳۔ جولائی۔ جاپان کی ایجنسی کا بیان ہے کہ ٹوکیو میں قریباً ۸۰۰ ۹ تفریح گاہیں۔ ہوٹل اور ریسٹورنٹ بند کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فرانس کے محاذ پر برطانوی فوجیں لیسکوئے کے اہم شہر سے پسپا ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۲۳۔ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی فوجیں اس وقت پولینڈ کے صدر مقام وارسا سے صرف ۸۰ میل دور رہ گئی ہیں۔ اس وقت تک وہ پولینڈ کے اس حصہ پر قابض ہو چکی ہیں جو ۱۹۳۹ء میں جرمنی کے ساتھ سمجھوتے کے نتیجے میں ان کو حاصل ہوا تھا۔ دریائے بگ پر روسیوں نے چالیس میل لمبا محاذ قائم کر لیا ہے اور پل وغیرہ تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ نارمنڈی کے محاذ پر دو روز کی موسلا دھار بارش کے بعد زمین ابھی خشک نہیں ہوئی۔ اس لئے صرف دو جگہ سرگرمی دیکھنے میں آئی۔ اتحادی فوج نے مالٹ اور اناؤرکٹ کے دیہات پر قبضہ کر لیا مالٹ کے لئے دس روز تک بہت گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ یہ گاؤں کان کے جنوب مغرب میں ہے۔ اس پر دوسری بار قبضہ کیا گیا ہے۔ اس پر قبضہ کرنے سے گویا دریائے اوڈن کے مشرقی کنارے پر ہمارا تصرف ہو گیا ہے۔ امریکی فوجیں اب لیسے کے شہر سے صرف دو میل دور ہیں۔

لنڈن ۲۳۔ جولائی۔ جرمن ریڈیو میں اس خبر کو جھوٹا بتلایا گیا ہے کہ جرمنی کے کئی علاقوں میں گڑبڑ ہو رہی ہے۔ مگر ایک اور خبر میں بتایا گیا ہے کہ برلین میں بڑے زور کی لڑائی ہوتی رہی۔ اسی طرح فرینکفورٹ میں بھی۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ مشرقی پرشیا کے دارالسلطنت میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے

لنڈن ۲۳۔ جولائی۔ اٹلی میں اتحادی فوجیں کچھ اور آگے بڑھ رہی ہیں۔ پانچویں فوج نے اپنے مورچوں کو اور مضبوط کر لیا ہے اور اب وہ پیسا سے صرف نو میل دور ہے جو لیگ ہارن سے شمال مشرق کی طرف سڑکوں اور ریلوں کا اہم مرکز ہے ٹائبر کی وادی میں پیشقدمی جاری ہے۔ ایڈریاٹک کے کنارے پولش دستے انکونا سے برابر آگے بڑھ رہے ہیں۔ دشمن زبردست مقابلہ کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۳۔ جولائی۔ روسیوں نے لیکوتے پر قبضہ کر لیا ہے اور مشرقی پرشیا کو جانیوالی سب سے اہم سڑک بھی اب ان کے قبضہ میں آ چکی ہے۔ جنوبی علاقہ میں روسی فوجیں اس وقت برسٹ لٹوسک سے دس میل کے فاصلہ پر ہیں۔

دہلی ۲۳۔ جولائی ٹیڈم روڈ سے پسپا ہونے والے جاپانیوں کا پیچھا کیا جا رہا ہے۔ اور پیچھا کرنے والی فوج امپھال سے ۳۲ میل تک آگے جا چکی ہے۔ اگرچہ راستوں کی خرابی اور [illegible] کی وجہ سے پیشقدمی کی رفتار کم ہے۔ دشمن نے ہمارے دستوں کا کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے ہلیل کے علاقہ میں ٹاموروڈ کی جاپانی چوکیوں پر بڑے زور کے حملے کئے۔ مچینا کے شمالی علاقہ میں بھی کچھ اور کامیابی حاصل ہوئی اور پچاس جاپانی کھیت رہے

واشنگٹن ۲۳۔ جولائی۔ گوام میں بڑے زور کی لڑائی جاری ہے۔ ٹینکوں کا مقابلہ بھی ہو رہا ہے۔ ساحل پر سے امریکن دستے آگے بڑھ رہے ہیں۔ جو اگر باہم مل گئے تو اس جزیرہ کی اہم بندرگاہ اور ہوائی میدان کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے گا کیرولائن کے [illegible] طیاروں نے بمباری کی۔ بسمارک کے [illegible] دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔